۶۰ سال پہلے

جس قوم میں منافقت اور ضعف اعتقاد کا مرض عام ہو جائے' جس قوم میں فرض کا احساس باقی نہ رہے' جس قوم سے سمع و اطاعت اور ضابطہ کی پابندی اٹھ جائے' اس کا جو کچھ انجام ہونا چاہئے ٹھیک وہی انجام مسلمانوں کا ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ آج مسلمان تمام دنیا میں محکوم و مغلوب ہیں۔ جہاں ان کی اپنی حکومت موجود ہے وہاں بھی وہ غیروں کے اخلاقی' ذہنی اور مادی تسلط سے آزاد نہیں ہیں۔ جہالت' مفلسی اور خستہ حالی میں وہ ضرب المثل ہیں۔ اخلاقی پستی نے ان کو حد درجہ ذلیل کر دیا ہے۔ امانت' صداقت اور وفائے عہد کی صفات جن کے لئے وہ کبھی دنیا میں ممتاز تھے' اب ان سے دوسروں کی طرف منتقل ہو چکی ہیں' اور ان کی جگہ خیانت' جھوٹ' دغا اور بد معاملگی نے لے لی ہے۔ تقویٰ' پرہیز گاری اور پاکیزگی اخلاق سے وہ عاری ہوتے جاتے ہیں' قومی غیرت و حمیت روز بروز ان سے مفقود ہوتی جاتی ہے' کسی قسم کا نظم ان میں باقی نہیں رہا ہے۔ آپس میں ان کے دل پھٹتے چلے جاتے ہیں اور کسی مشترک غرض کے لئے مل کر کام کرنے کی صلاحیت ان میں باقی نہیں رہتی ہے۔ وہ غیروں کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئے ہیں' ان کا قوموں پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے اور اٹھتا جا رہا ہے' ان کی قومی طاقت اور اجتماعی قوت کمزور ہوتی جا رہی ہے' ان کی قومی تہذیب و شائستگی فنا ہوتی چلی جا رہی ہے اور اپنے حقوق کی مدافعت اور اپنے شرف قومی کی حفاظت سے وہ عاجز ہوتے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ تعلیم ان میں بڑھ رہی ہے' گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ اور یورپ کے تعلیم یافتہ حضرات کا اضافہ ہو رہا ہے' بنگلوں میں رہنے والے' موٹروں پر چڑھنے والے' سوٹ پہننے والے' بڑے بڑے ناموں سے یاد کئے جانے والے' ان میں روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں' لیکن جن اعلیٰ اخلاقی اوصاف سے وہ پہلے متصف تھے' اب ان سے عاری ہیں' اپنی ہمسایہ قوموں پر ان کی جو ساکھ اور دھاک پہلے تھی وہ اب نہیں ہے' جو عزت وہ پہلے رکھتے تھے وہ اب نہیں رکھتے' جو اجتماعی قوت و طاقت ان میں پہلے تھی وہ اب نہیں ہے۔

(سید ابوالاعلیٰ مودودی' ترجمان القرآن' جلد ۵' عدد ۳' رمضان المبارک ۱۳۵۳' جنوری ۱۹۳۵)